مثنوی محمدی

نمبر ۲۱ | مورخہ ۲ شعبان ۱۳۰۱ھ مطبع سنگی بمبئی روز پنجشبہ | جلد ۲

لا الہ الا اللہ | مثنوی محمد | محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت

بہر صادق کہ شق ماہ کند
تہمتِ ساحری و واہ پیا

یک جہاں حیرت اندریں حالم ہم
ہمچو ضد ہا متصل آیند فہم

گر نداند کہ پردہ کیست دریں
ہیچ داند ہمان محمد نیست

ہیچ ہمتا نہ دارد ایں حالت
ہمچو او ہم کہ بنیاد نہ نہاد

ہمچو او ہم کہ بنیاد نہ نہاد
ہیچ داند ہمان محمد نیست

ہیچ داند ہمان محمد نیست
ہیچ ہمتا نہ دارد ایں حالت

ہمچو او ہم کہ بنیاد نہ نہاد
ہیچ داند ہمان محمد نیست

ہیچ داند ہمان محمد نیست
ہیچ ہمتا نہ دارد ایں حالت

ہمچو او ہم کہ بنیاد نہ نہاد
ہیچ داند ہمان محمد نیست

بتلاتی ہین اور حکما، یونان اور علما رانخشس اور
جرمن اور علما، فرنگستان سے ہزارون بلکہ لاکھون
نے اسکا انکار کیا ہے اور اہل اسلام قدیم سے اسکو
شرک کہتے ہین اور قبیح بتلاتے ہین چنانچہ امام فخر الدین
رازی تفسیر کبیر کی مصنف آیۃ اکیسو اکہتر سورہ نسا
کی تفسیر مین فرماتے ہین واعلم ان مذہب النصاری
مجہول جدا۔ یعنے بی شبہ نصاری کا مذہب (یعنے
تثلیث مین) مجہول ہے پھر فرماتے ہین۔ و بالجملہ
لا تری مذہبا فی الدنیا اشد رکاکۃ وبعدا من العقل
من مذہب النصاری یعنی خلاصہ یہہ ہے کہ جیسا مذہب
نصاری کا اس مسئلہ مین (م) بڑا ہی رکیک اور عقل سے
بعید ہے ایسا ہم کوئی مذہب رکیک اور بعید دنیا
مین نہین دیکھتے پھر آیۃ تہترویں سورہ مائدہ کی
تفسیر مین لکھتے ہین۔ و لا تری فی الدنیا مقالۃ
اشد فسادا واظہر بطلانا من مقالۃ النصاری
یعنے ہم دنیا مین کوئی قول نصاری کے قول سے (جو
مسئلہ تثلیث مین ہے) زیادہ بگڑا اور نہین دیکھتے
اور فرقہ یونی ٹرین کا جو عیسائی فرقون سے شمار
کیا جاتا ہے اور اوسکے اب بھی لاکھون آدمی یورپ
مین موجود ہین تثلیث کا منکر ہے اور وہ لوگ جو
پہلے عیسائی تھے اور اینسے عقیدے دیکھکے اپنے
مذہب سے پھر گئے ہین اور اونکا گروہ یورپ کے
ملکون مین کلہو کہا کو پہنچا ہے اور روز بروز بڑہتا

علیہ یہ آیۃ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ

چلا جاتا ہے اونکا حال تو کیا لکہون کہ اس عقیدے
پر کیسا استہزا کرتے ہین اور حق یہہ ہے کہ یہ عقیدہ
حقیقۃً واجب الانکار ہے اسلئے کہ اس عقیدے
والے کہتے ہین کہ تینون اقنومون مین تثلیث
اور امتیاز حقیقی ہے اور پھر وحدت بھی حقیقی ہے۔
پس انکے نزدیک ایک ہی چیز تین بھی حقیقۃً ہو
اور ایک بھی حقیقۃً اور یہہ صریح البطلان ہے
جیسا احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث مین مشرحاً
مبین ہے اور کسطرح باطل ہنو کہ اولاً ایک کا پورا
ثلث نہین نکل سکتا اور تین کا ایک پورا ثلث ہو
پس کہان وہ اور کہان یہہ اور ثانیاً تین حقیقی
تین احاد کی مجموعہ سے عبارت ہو اور ایک حقیقی کسی
احاد کا مجموعہ نہین اور ثالثاً ایک جز تین کا ہے پس
اگر ایک عین تین کا ہو تو جز کل ہو جائیگا اور اگر
تین ایک کا عین ہووے تو کل جز بنجائیگا اور
بطلان اسکا بدیہی ہے اور رابعاً لازم آتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ اجزاء غیر متناہی سے بالفعل مرکب ہو کیونکہ
جب جز کی حقیقت بعینہ کل کی حقیقت ٹہری اور کل
مرکب تھا تو چاہیے کہ جز بھی مرکب ہو ایسے جز سے کہ
وہ اوسکا عین ہو اور پھر وہ بھی مرکب ہو اور اسطرح
غیر نہایت تک اور مرکب ہونا کسی چیز کا اجزاء غیر
متناہی بالفعل سے باطل ہے اور خامساً جب ایک
ثلث تین کا ہے اگر تین عین ایک کا ہو تو لازم

آدمی کہ ایک اپنی ہی نفس کا ثلث ہووے اور یہ محال ہے - اور تثلیث کی ابطال مین یون بھی کہہ سکتے ہین کہ دوسرا اور تیسرا اقنوم مثل اقنوم اول کے موجود ہے یا نہین اگر نہین تو تثلیث ہی اوڑگئی اور ان دو اقنوم کی مساوات اقنوم اول کی ساتھہ درجہ موجودیت مین بھی کہ پہلا مرحلہ ہر چیز کی کمال کا ہے ثابت ہووے چہ جای جملہ صفات کمالیہ کی اور اگر موجود ہی تو دو حال سے خالی نہین کہ ان اقانیم مین اسی درجہ موجودیت اول مین اتحاد ذاتی ہے یا نہین اگر نہین تو دعوی توحید کا غلط ہے اور یقینا تثلیث کا معتقد تہیت مشرک ہے اور اگر ہے تو یہہ اجتماع نقیضین کا ہے کہ ایک ہی چیز اپنی تشخیت کی راہ سے ایک بہی ہو اور ایک بھی نہو بلکہ متعدد ہو اور یہ بدیہی البطلان ہے اور وہ جو صاحب حل الاشکال نے امتیاز حقیقی فیما بین اقانیم ثلثہ کی تسلیم کرکے انکار تشخیت کا کیا ہی اور کہتا ہے کہ ہم خدا کو تین شخص یا ایک شخص نہین کہتے یہہ اسکی ظاہرا صرف مغالطہ دہی ہے یا شاید لاعلمی سے ایسا کچہ کہتا ہو اور اپنی زعم مین جسمانیت شخصیت کے واسطے لازم جانتا ہو حالانکہ ایسا نہین بلکہ تشخص وجود سے جدا نہین ہوتا شی وجود مادی ہو یا مجرد اور تعدد وجود کا مستلزم تعدد تشخص کو ہو پس تین اقنوم کو وجود کا قائل ہونا تین اشخاص کا قائل ہونا ہے اور بس علاوہ

اس کے کتاب الصلوٰۃ اردو جو موافق گرجی انگلنڈ کی دار السلطنت لندن کے اندر چرچ آف اسکاٹلنڈ کی مطبع مین ۱۸۱۸ء مین چھپی ہے اوسکی صفحہ ۲۹ و ۳۰ مین یون مرقوم ہے - اے مقدس اور مبارک اور عالیشان تینون جو ایک ہو یعنے تین شخص اور ایک خدا ہم پریشان گنہگارون پر رحم کر پس اسمین صریح لفظ شخص کا موجود ہے اور اس مسئلہ نے اون عیسائیون کا جو جاہل ہین ایسا راہ مارا ہے کہ نہایت مشرک بن گئی ہین اور اس جا مجھکو ایک حکایت یاد آئی **حکایت دلچسپ** کسی زمانہ مین ایک پادری صاحب نے چین کے علاقہ مین جاکر بڑی کوشش سے تین آدمیون کو اپنی مذہب مین ملایا اور طوطی کیطرح اونکو یہ مسئلہ پڑہایا اور رات دن اوسکے اور اوسکے مسئلون کی اونکو تلقین کرتے اور وے بھی تین تین تکے سو زبانتین تین روز مہنے کو لالچ سے طوطی کے طرح تی ٹی ٹی کرتے رہے اتفاقا ایک مدت کے بعد پادری صاحب کا ایک دوست دلمان آیا اور ملاقات کے تذکرہ مین اوسنے پوچہا کہ اتنی مدت مین آپنے کئے شخصون کو عیسائی بنایا ہے پادریصاحب نے فرمایا کہ خداوند عیسی مسیح کی فضل سے تین شخص مسیحی جماعت کی گلی مین داخل ہوے ہین اور مسیح کے وفادار سپاہی اور خدمت گذار ہین وہ سنکر اسکی ملاقات کا مشتاق ہوا

پادریصاحب نے اول ایک کو بلایا اور اپنے دوست کے
بتلانے اوس سے یہ مسئلہ پوچھا اوسنے کہا کہ آپنے
سکھایا ہے کہ تین خدا ہین ایک وہ جو آسمان پر رہتا ہے
دوسرا وہ جو بی بی مریم کنواری کے پیٹ سے تین تو ایک
رہ کے پیدا ہوا تھا۔ تیسرا وہ اس دوسرے خدا
پر تیس برس کی عمر مین کبوتر کی شکل ہوکر اوترا تھا
پادریصاحب خفا ہوئے اور فرمانے لگے کہ یہ نامعقول
ہے دوسرے کو جو اس سے زیادہ عاقل تھا آواز
دی وہ دوڑا حاضر ہوا اوس سے پوچھا اوس نے
کہا کہ آپنے سکھایا ہے کہ تین خدا تھے۔ ایک سولی
پاکر مرگیا اور دو ابتک جیتے ہین پادریصاحب اسپر
بھی چین برجبین ہوئے اور تیسرے کو جو تینون مین
فرد کامل تھا بلایا اور اوس سے پوچھا اسنے کہا
جیسا آپ نے سکھایا ہے ویسا ہی مجھے خوب یاد ہی
کہ تین مین ایک اور ایک مین تین اور تینون ایک
تھے اور جب ایک پنطوس پلاطوس کی حکومت مین
سولی پاکر مرگیا تو تینون مرگئے اور کوئی خدا اب نہین
پادریصاحب بہت لال ہوئے اور اوس وقت
تینون کو اپنے سامنے سے نکلوادیا لیکن سچ یہ ہی
کہ یہ عقیدہ بھی ایسا ہی ہوے غریب کیا کرین جیسے
سمجھی ویسا کہا اور غریب جاہل ایسا ہی کچھ سمجھے ہین
جب صاحب مہتمم نورافشان اس اجمالی بیان کا جواب
تحریر کرینگے تو پھر باقی مفصلا یہ مسئلہ بیان ہوگا۔ فقط۔ مرزا لوحد

اصلاح علمی

خوشحال اوس شخص کے جو اپنے عیوب کو اچھی
دیکھے کہ اور ون کے عیبون پر نگاہ کرنیکی فرصت
پاوے اور بے اسکے کہ اوس مین کوئی عیب ہو
فروتنی کرے اور اہل علم کے ساتھ مجالستاور
محتاجون کے ساتھ اختلاط رکھے اور مال جائیداد
اپنا راہ خدا مین خرچ کرے۔ انسان کی خوبی دو
طرح پر ہے ایک حضر مین۔ دوسرے سفر مین
حضر کی خوبی یہہ ہے کہ علما کی صحبت مین بیٹھے اور
علم مین مشغول رہے اور خدا کی عبادت کرے
اور سفر کی خوبی یہ ہے کہ زادراہ رفیقون کو دے
اور جو لوگ ساتھ ہون اون سے مخالفت ہرگز
نکرے۔ اور چڑھتے اوترتے اٹھتے بیٹھتے ہر حال
مین خداوند تعالیٰ کو یاد رکھے۔ دل کی زندگی
علم سے ہی۔ جس دل کو علم سے خالی دیکھو اسے
مردہ جانو اس کے معنے یہہ ہین جیسا مردہ سے
کوئی کام نہین ہوتا ویسا ہی جاہل کے دل کو
بیکار سمجھنا چاہیئے۔ خداوند تعالیٰ اوس بندے
پر مہربان ہوتا ہے جو علم تحصیل کرے۔
عالم دین راہنما ہین اور اون کے صحبت
مین بیٹھنا عین فضیلت ہے۔ فقط۔

باقی بشرط زندگانی سلسلہ جنبانی ہوگی۔

محمد عنایت اللہ امرتسری

جامع الدرج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عزم کے چھپا

صورت تصنیف میں کھا یا گیا	یہ خط ہے کہ چشمی خضرا
حاصل دنیا کہ تجھے ہیچ دین	یہ ہے اونکو ہیروی ضرور
مرغ و نان کو بیم و زبیدی ہیں	سر بلندی ہو ہی ہو تیز تر
جلس و نیائی مگر خواب خیال	ساتھ جائیگا نہ یہ مال منال
چاہتے ہو تو بجانب اخروی	تین احکی کرو تم پیروی
چھوڑو ہشہ ہیری یہی ہے	بحث ناحق جنگ و کلہ نیز ہو

شاہ ایران

ہوم نیوز لندن نمبرہ ۴ ۱۰ مکتوبہ یکم اگست میں لکھا ہے کہ شاہ ایران ۲۵ جولائی سنہ حال کو شہر ٹیورن دارالسلطنت ملک اٹلی میں رونق افروز ہوئے اور بادشاہ اٹلی اور شہزادہ ہمبرٹ اور شہزادہ رابیڈیو اور شہزادہ ڈی کاریگنیو اور ارکان سلطنت اور پارلیمنٹ اور افسران سول نے ایک بڑے فاصلہ تک انکا استقبال کیا شہر ٹیورن اوس روز نہایت لطافت سے آراستہ کیا گیا تھا اور بیشمار کہ آدمی شاہ ایران کے دیکھنے کے واسطے راستہ میں کھڑا ہوا تھا اور اوس شب کو بادشاہی محل میں بڑی کیفیت سے روشنی ہوئی تھی پل ٹنل مونڈ سینس کا جو پہاڑ کے اندر بطور سرنگ ایک عجیب و غریب وضع کا ملک اٹلی کے راستہ میں بنا ہوا ہے اوسکو شاہ ایران نے جو ملاحظہ کیا تو بہت ہی متحیر ہوئے شہر نیوکے شاہی محل کے گرد میں جسجگہ شاہ ایران سوئے تھے لہزا نے میکے سجایا گیا اس سے بادشاہ

اور ملکہ اٹلی کے راستہ میں بنا ہوا ہے اوسکو شاہ ایران نے جو ملاحظہ کیا تو بہت ہی متحیر ہوئے شہر نیو کے شاہی محل کے گرد میں جسجگہ شاہ ایران سوئے تھے لہزا نے میکے سجایا گیا اس سے بادشاہ کی بیچ کو بھی بادشاہ مانی کے شاہ ایران نے مسلح خانہ کو دیکھا اور اسی تاریخ کو بیڑا ہی با دخلاقی اور دوسرے شہزادوں کے تماشا گاہ میں موقف ہوئے ۔۔۔ جولائی کو شہر میلان داخل حکمرانی میں تشریف لیجا کر وہان کے مصور خانہ کو ملاحظہ فرمایا اور اسی شہر میں شام کے وقت رایل پیلس میں انکی طرف بڑی حسن لطافت سے ہوی۔

کوین وی لینڈیز نیوز پیپر نمبرہ ۱۳ محررہ ۲۵ راگست میں بحوالہ اخبار سایر نگارش ہے کہ جو حالات متعلقہ سفر اور نقشجات شاہ ایران بطور خود تحریر فرماوینگے اور وہ مضمون طہران گزٹ میں درج ہوگا لوسکی نسبت ایک سوداگر ملک انگلستان کا دس ہزار روپیہ اس واسطے صاحب مہتمم طہران گزٹ کو دیتا ہے کہ اوس مضمون کی مشتہر کرنے کا حق ہمکو حاصل ہے اور دوسرے شخص کو ملک انگلستان میں حاصل ہونے۔

اخبار عالم

اچین

صاحب اخبار جوایب زبان قلم پر لاتے ہین کہ وقایع نگاران اخبار یوروپ حال اچین کا اس طرح تحریر فرماتے ہین کہ ملک اچین کے لوگ سب نہایت شجاع اور دلیر ہین ایک ایک جوان نیستان بہادری کے شیر ہین مقابلہ دشمن کی لڑائی میں نہایت ثابت قدم اور ہوشیار ہین کمال صاحب لیاقت و تجربہ کار

بینڈلز ان مین سے نکالے طریقہ یہ ہے کہ پہلے
سوراخ کی سنگ ہو تب ہے مادن کی اولوالعزمی
اور پوشش جانفروشی سے ہر ایک کے چہرون پر
ظاہر ہوتے ہے اور سنگ ہو تا ہی میدان کا رزار مین
ہاتون مین لمبی لمبی تلوار برہنہ اور چہرہ یان بہت
تیز خانتون مین دبائے ہوے ہین تیراون کے
غضب کے ہوتے ہین بہت دور کے نشانہ پر کام
کرتے ہین بندوقون مین بارود زیادہ بھرتے ہین
اون کی توپون کے زنبورے گولے ہوتے ہین دشمنون
کی صف اور مجمع مین نہایت تباہی کرتے ہین ہنگام
لڑائی مین گروہ دشمن پر مثل شیر کے حملہ کرتے ہین
اوسوقت سر بکف ہو کر زندگی سے نہین ڈرتے ہین
میدان معرکہ سے پیچھے ہٹنا اور منہ پھیرنا ہرگز نہین
جانتے ہین علما بھی فوج کے ساتھ لڑائی مین ہتھیار بند
موجود ہوتے ہین اونکا رسم ہے کہ جنگ مین قرآن
مجید و فرقان حمید ہاتھ یا گلے مین پاس رکھتے ہین
جنگ کفار کو جہاد سمجھتے ہین بڑے دیندار ہین سپاہی
جرار ہین میموریل ڈبلومانیک مین لکھا ہی کہ ڈچ
اور اچین کے معاملہ مین مختلف خبرون کی تاریخی
ہمکو ملتے ہین بعضے تارین ایسا لکھتے ہین کہ اہالیان
ڈچ سلطان اچین سے صلح کے خواستگار ہین
بعضون کا بیان ہے کہ ارادہ لڑائی پر تیار ہین مگر
یقین ہے کہ اگر ڈچ نے سلطان اچین کے ساتھ

پھر لڑائی کی تو اول مرتبہ سے ہی بڑی نصرت
فاش پائیگا اسی سبب سے ڈچ کے وکیلون نے
لڑائی مین مصلحت نہین سمجھی فقط۔ کشف الغطا

سوال عظیم الشان جلیل القدر

خدمت مورخین ماقبل نصاری با انصاف و تمکین
مین یہ عرض ہے کہ اپنے تواریخ معتبرہ و کتب مقدسہ کو
ملاحظہ فرماکے غور و انصاف سے جواب باصواب
بلا رورعایت مذہب کی جسمین تعصب کا لگاؤ نہو
لکھین اور اخبار مین چھپوادین تمہید اوسکی یہ ہے۔
ظاہر ہے کہ ممالک یہودیہ مین یروشلم بیت المقدس
بعد سلطنت بنی اسرائیل کے چار بادشاہ تھین ہوین
اول بخت نصر جسمین خود بخت نصر نے چھ سو سال
قبل مسیحی مین مطابق پیشین گوئی انبیاء کی بیت المقدس
کو برباد کیا اور جملہ اسباب نقری طلائی اوسکا مع بیشتر
ہزار یہودیون کے بابل مین لیآیا اوسکی عقب ملشتر
تخت نشین ہوا اور جب ستر برس قید یہود کو گذر
گئی درس ۱۳ فصل ۲۵ یرمیا کامل ہوا کہ کورش
اوپر غالب ہوا اوس سے بنا رود سری سلطنت کی

پڑی مراد اُس سے تواریخ انگریزی مین کیخسرو سے بیتے
ہین لیکن تعداد بادشاہون فارس کے مطابق تواریخ
فارسی کے دارا تک اس رو سے زیادہ بہت ہوی جاتی
ہے اس نظر سے غالبًا مراد اوس سے بانی سلطنت
کیانی کیقباد کو مین سمجھتا ہون غرض کوئی کیون ہنو گو
کورش کے ہم معنی ہون یا کورش وخسرو ہم معنی
اس بادشاہ نے تسلط بابل وبیت المقدس پر پاکر یہود کو
قید سے خلاص کیا اور اسباب وظروف واپس کردی
وتعمیر بیت المقدس کے لئے اجازت دیدی اوس کے بعد
۵۲۹ قبل مسیحی مین کمبائسس کیکاؤس بادشاہ ہوا
یہ دونون نام ملتے ہین اوسکے بعد ۵۲۲ قبل مسیحی مین چند
روز کے لئے سمردس بادشاہ ہوا یہ تواریخ فارس مین
کچھ شمارون مین یمنی پہر ۵۲۱ قبل مسیحی مین بستاسپس
ہوا یعنے کیخسرو بن سیاوش جسکا باپ بادشاہ ہنوا
تھا اوسکے زمانہ تک مطابق ورس ۴ وہ فصل ۴ عزیر
کے زمانہ کورش سے شکایت عمال کے سبب تعمیر بیت
المقدس معطل رہی اوسکے بعد مطابق ورس ۶ فصل
مذکور ۵۱۸ قبل مسیحی مین احشویروش بادشاہ ہوا
جسکو انگریزی مین زرکسیس کہتی ہین یعنی بہراسپ شاہ
اوسکے زمانہ مین بھی مطابق ورس مذکور کے تعمیر
بیت المقدس معطل رہی اوسکے بعد منظر صوری دارا
پوس بن احشویروش کے ۴۸۶ قبل مسیحی مین
تخت مطابق فصل مذکور کے بادشاہ ہوا۔

اوسکے عرصہ مین معاملہ تعمیر بیت المقدس کے بند رہا
جیسے فصل مذکور مین ہی اوسکو انگریزی مین آرتازرکسیس
کہتے ہین اوسکے بعد ۴۷۵ قبل مسیحی مین زرکسیس دوم
کو کہتی ہین اور ۴۷۴ قبل مین ساک ویس کو لکھتی
ہین اور پہر دارا یوس ابن احشویروش کو ۴۲۳
قبل مین تواریخ انگریزی مین بادشاہ ہونا لکھتی ہین
شاید اس عرصہ مین مختار کل ہوا ہو اسکا نام دارا یوس
نوتھس انگریزی مین لکھا ہی لیکن مطابق ورس
۲۵ فصل نہم دانیال کے اوسکے دوسری سال صدور
فرمان تعمیر بیت المقدس سے جیسے ورس آخر فصل
۴ عزیر مین ہی مسیح کے رفع آسمان تک عرصہ انہتر ۷۰
ہفتے یعنے چار سو تراسی سال کا ہونا چاہئے اس رو سے
۴۵۱ قبل مسیحی مین بادشاہ ہونا اوسکا محقق ہی گو
مختار کل نہو ورنہ بڑی غلطی تاریخ انگریزی مین نکلتی ہی
اور اوسکی بعد مطابق اوایل فصل ۱۱ دانیال کے فارس
مین چار بادشاہ اور ہوی ایک تو ۴۰۴ مسیحی مین آرد
شیر ہمن جوارخشتا ثانی کرکے مصنف کتاب
عزیر مین ہے اوسکا کتاب نحمیا مین ہے
جسنے اپنے سن جلوس مین فصیل بیت المقدس کے
شہر کو تعمیر کا حکم دیا یہ دوم ارتازرکسیس ہی اوسکو
بعد ۳۵۹ قبل مسیحی مین وزیر ہما غالبًا آرتازرکسیس
سیوم ہی اوسکے بعد ۳۳۷ قبل مسیحی مین ارسس
داراب ہوا پہر چوتھا بعد بہمن کے ۳۳۵ قبل مسیحی

نبی دارا ہوالو سے ۳۳۸ قبل مسیحی مین بادشاہت
دوسری کیمانیہ ختم ہوی اور تیسری سلطنت شکندر
قایم ہوی اوسی سنہ ۳۳۸ قبل مسیحی مین وفات پای اوسکی
سلطنت مطابق پیشین گوئی فصل ۱۱ درس ۴ و
درس ۶ فصل ۷ دانیال کے چار وزیرون پر منقسم
ہوئی اور شمالی والی بیت المقدس وجنوبی مصر
والون مین مطابق فصل ۱۱ دانیال کے بڑی جنگین ہوین
بالآخر رومیون جنکو درس ۱۴ فصل مذکورسے پاجی
کہکے ترجمہ کیا ہی اون کل کو برباد کیا یہ چوتھی سلطنت
یہودیہ پر قایم ہوی کہ بڑی ہی زور وشوکت تھی اوسکے
عین زمانہ شوکت مین سلطنت قیصر اغسطس مین
مسیح پیدا ہوی اور مطابق درس ۲۱ و ۲۲ فصل ۳۶
سفر مثنی و درس ۱۸ فصل اول ہوشیع و درس ۱۹
باب دہم نامہ رومیون کی مسیح سے غیر قوم رومیون
نے ہدیت پائی اور مسیح کے عدم اقرار سے دشمن
جنکا اصلی نام غالبًا باستپا مشین ہے کہ مطابق
درس آخر فصل ۱۲ مکاشفات کے عدد اوسکے ۶۶۶
ہوتے ہین سنہ ستر مسیحی مین باتفاق مورخین آیا اوسکی
نسبت بادشاہ کرکے درس ۲۶ فصل مذکور دانیال مین
بادشاہ مطابق درس ۲۷ فصل مذکور کے سلطنت اپنا
زور کیا لیکن مطابق باب ۱۳ مکاشفات کے
اوسکو یہودیون سے کچھہ شکست ہوی اوسنے اپنے
سال بعد مطابق باب ۱۳ مذکور کے اپنی بیٹے طرطوس

کو شریک سلطنت کیا اور اوس نے مدت سات سال تین
مین دو پادشاہی یہود یا یکبارگی اور دوسری فارسیون سے
جنگ کرکے بیت المقدس کو سنہ نواسی مسیحی مین یا
کیا اور یہی دو پادشاہین مرکیا ہین درس ۲ فصل ہم
مذکور مین ہی دو بی تاریخ انگریزی مین وفات اوسکی
لکھی ہے لیکن فصل ہم مذکور مین سنہ وفات اور یا
بیت المقدس ایک سال مین لکھی ہے اور تدایکو نقد
میل سکے برخلاف سنہ (۳۰) مین لکھدیتے ہین پس ہم
عرصہ ساڑھے تین سال کو کبھی بارہ سو ساٹھ روز کرکے
اور کبھی یا لیس مہینے کرکے اور کبھی ایک زمانہ و دو زمانہ
و نیم زمانہ یعنی ایک سال و دو سال و چھہ مہینے کرکے کتاب
مکاشفات مین تعبیر کرتا ہے اور فصل ۱۲ دانیال مین
بارہ سو نوے کرکے لکھتا ہی پس خوب ہی مسیح عالم اخیر
مین تفسیر سورہ توبہ مین مطابق فصل ہم دانیال کی برباد
بیت المقدس سنہ نواسی مسیحی مین لکھی ہے بخلاف
تاریخ انگریزی کے کہ تخمیناً سنہ ستر مین خلاف
کتاب دانیال و مکاشفات کے لکھدیتی ہین پھر اون
دونون پادریون کی بجان کبھی جیتے مکاشفات مین ہے
اور سنہ اسی پر بادی بیت المقدس مذکور سے مسلمانون
کی پیغمبر صاحب ستر ہفتہ بود یعنے چار سو چھہ سال اون
جسکے مسیحی پانسو ستر ہوتی ہین پیدا ہوی لو بعد بربادی
بیت المقدس کے جین مسیحی نے زمانہ رومیون مین کمال
عزت پائی چنانچہ صدی تیسری مین اور اسکے مابعد